آئیے تعلیمات ابوالبیان رحمۃ اللہ علیہ سیکھیے

مصنف

پروفیسر محمد عظیم فاروقی

(ایم اے اسلامیات، عربی، انگلش، گورنمنٹ کالج آف کامرس، گوجرانوالہ)

یا ایھا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ

Azeem Publications

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آئیے تعلیمات ابوالبیان رحمۃ اللہ علیہ سیکھیے

جملہ حقوق بحقِ ادارہ محفوظ

عظیم ایجوکیشنل کانفرنس
AWARENESS·EDUCATION·CONFIDENCE

مصنف	❀❀	پروفیسر محمد عظیم فاروقی ایم اے اسلامیات، عربی، انگلش، اردو، سیاسیات، پنجابی، فارسی ایم ایس سی، ایم بی اے، (ایم۔او۔ایل)، گورنمنٹ کالج آف کامرس، گوجرانوالہ
باراول	❀❀	28-12-2005
تعداد	❀❀	1100
صفحات	❀❀	32
ناشر	❀❀	عظیم پبلی کیشنز عظیم اکیڈمی گوندلانوالہ روڈ، گوجرانوالہ پاکستان Tel:0300-8641756
مطبع	❀❀	شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور۔
قیمت	❀❀	30/-

Azeem Publications
باذوق لوگوں کے لیے خوبصورت، منفرد اور معیاری کتابیں پیش کرنے والا ادارہ

استغاثہ بدرگاہِ رب العلیٰ عزّوجلّ

(حضرت علامہ شیخ طریقت پیر ابوالبیان مُحمّد سعید احمد مُجدّدی نقشبندی قادری چشتی شاذلی اویسی قدس سرہ العزیز)

خداوندا! تیرا بندہ تیرے دربار حاضر ہے
یہ عاجز اور شرمندہ ہے کچھ کہنے سے قاصر ہے
نہ نیکی پاس ہے کوئی نہ حیلہ ساتھ لایا ہوں
بس اک محبوب تیرے کا وسیلہ ساتھ لایا ہوں
میں توبہ کر رہا ہوں بخش دے میری خطاؤں کو
رہے ایماں سلامت حکم دے اپنی عطاؤں کو
رہوں ہر آن مومن زندگی اور موت کے دوران
اجالا قبر میں بھی ہو طفیل صاحبِ قرآں ﷺ
عطا سر سبز گنبد کے تصدق بھیک ہو جائے
میسر اُنس و جاں کا ہدیہ تبریک ہو جائے
نبی ﷺ کی آل کے صدقے میں رحمت عام ہو جائے
تیرے بخشے ہوئے بندوں میں میرا نام ہو جائے

نعت بحضور سرور کائنات ﷺ

محمد ﷺ مصطفیٰ ہیں مجتبیٰ ہیں
محمد ﷺ ابتداء ہیں انتہاء ہیں
محمد ﷺ شافع روز جزا ہیں
محمد ﷺ دافع رنج و بلا ہیں
محمد ﷺ کی حقیقت کون جانے؟
محمد ﷺ جلوۂ نور خدا ہیں
محمد ﷺ حامد و محمود و احمد
محمد ﷺ سر بسر حمد خدا ہیں
محمد ﷺ ابر رحمت کا ترشح
محمد ﷺ باغ جنت کی ہوا ہیں
محمد ﷺ رونق بزم عبادت
محمد ﷺ عابد غار حرا ہیں
حقیقت آپ کی ہم پر کھلے کیا؟
محمد ﷺ حلّہ پوش انّما ہیں
محمد ﷺ پر درود اللہ بھیجے
سلامی دے رہے ارض و سما ہیں
محمد صلّی اللہ علیہ وسلم
محمد ﷺ صلوٰۃ و سلام خدا ہیں
محمد ﷺ ہیں سعید انسان کامل
محمد ﷺ دو جہاں کے راہ نما ہیں

حضرت علامہ پیر ابوالبیان محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ

منقبت بحضور حضرتِ ابوالبیانؒ

میرے مرشدِ حق میں تجھ پہ نثار
میرے دل کے آنگن میں تجھ سے بہار
میرے قلبِ تیرہ کو روشن کیا
شفا دی، کیئے دور سارے آزار
آلودہ کثافت سے تھا دل مِرا
کرم سے تیرے اُس میں آیا نکھار
ترِے علم و عرفاں کا تھا فیضِ عام
رہِ حق کے سالک بنے کئی ہزار
ہمیشہ تڑپتا رہا دید کو
کیا جس نے اِک بار تیرا دیدار
شفا یاب ہو کے گئے یاں سے وہ
عقیدت سے آئے یہاں جو بیمار
جو در در پھرے اور پریشان تھے
مِلا اُن کو صحبت سے تیری قرار
ہوئی سنگریزوں پہ نظرِ کرم
بنے سب کے سب گوہرِ آبدار
فاروقیؔ پہ نظرِ وفا ہو گئی
کہاں تیری شفقت، کہاں خاکسار

(پروفیسر محمد عظیم فاروقی)

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے طریقت کے اسباق کی پابندی پر خصوصی زور دیا ذکرِ خفی کثرت سے کرنے اور بوقت ضرورت ذکر جلی کی بھی اجازت مرحمت فرمائی۔ کیونکہ تزکیہء نفس اور تصفیہء باطن کی منازل اس کے بغیر طے ہونا ناممکن ہے۔

(5) اہل اللہ سے دعائیں کروانا

مقدس جگہوں پر اور قبولیت کے لمحات میں اللہ والوں سے دعائیں کروانا محبوب ترین عمل ہے جیسے میدان عرفات میں حج کے مبارک موقعہ پر۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے حضرت صاحبزادہ سیّد یعقوب حسین شاہؒ آف پھالیہ ضلع گجرات کا خصوصیت سے ذکر فرمایا اور ان کی ولایت، بزرگی واخلاص کے بارے میں بڑی محبت سے ذکر کیا پھر فرمانے لگے۔ کہ ایک دفعہ میں میدان عرفات میں موجود تھا اور حضرت صاحبزادہ صاحبؒ نے کمال محبت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجھے خصوصی دُعا کرنے کا حکم صادر فرمایا جس سے دل کو بڑی تسکین ملی اور شاہ صاحبؒ بھی بہت خوش ہوئے نیز آپؒ نے فرمایا کہ قبولیت کے لمحات میں اور قبولیت کے مقامات میں اہل اللہ سے دعائیں کروانا اور ان سے دعائیں لینا انتہائی پسندیدہ عمل ہے۔

(6) عشاقِ حق کے جسدِ خاکی

بعض اہل اللہ اور عُشاقِ رسولِ کریم ﷺ کے جسدِ خاکی مرنے کے بعد حرمین طیبین کی پاکیزہ سرزمین میں منتقل کردیئے جاتے ہیں۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں حرمین شریفین میں موجود تھا اور خانہ کعبہ شریف میں حاضری کے دوران مجھے اونگھ آئی تو میں نے اپنے استادِ محترم شیخ القرآن حضرت علامہ

عبد الغفور ہزارویؒ کو دیکھا میں نے آپؒ سے دریافت فرمایا کہ آپؒ کی قبر انور تو وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں ہے آپؒ یہاں کیسے تشریف لائے تو استادِ محترمؒ نے جواب دیا کہ پاکستان کے بعض اہلِ سنت کے علماء کے پاکیزہ جسموں کو حرمین طیبین منتقل کردیا گیا ہے اور ان خوش نصیبوں میں مَیں بھی شامل ہوں۔

(7) خدمتِ مخلوقِ خدا وحجِ بیتُ اللہ

حج کے مبارک موقعہ پر مخلوقِ خدا کی خدمت کرنے والے بڑے خوش نصیب ہوتے ہیں اور وہاں مانگی گئی دعائیں شرفِ قبولیت کا درجہ پالیتی ہیں۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ حج وعمرہ کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے بے شمار جسمانی وروحانی حسنات وبرکات حاصل ہوتی ہیں قلب اور روح کو بڑی بالیدگی ملتی ہے لہٰذا حرمین شریفین میں حاضری کے دوران اپنی ساری توجہ اللہ کی ذات بابرکات اور آقائے دوجہاں ﷺ کی ذات بابرکات اور ان کی رضا پر رکھنی چاہیے نیز حضور اکرم ﷺ سے قلبی وروحانی تعلق مستحکم کرنا چاہیے کیونکہ وہاں پر میزبانی کے جملہ حقوق پورے ہوتے ہیں نیز آپؒ نے فرمایا کہ زائرین حرمین شریفین کی کسی طور پر بھی خدمت کرنا اور ان کی دعائیں لینا بہت بڑا کارِ خیر ہے پھر آپؒ نے اپنی چند قلبی کیفیات بھی بیان فرمائیں۔ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خصوصی عنایات کی غمازی کرتی ہیں۔

(8) ایصالِ ثواب مسنون عمل

اپنے فوت شدگان کو ایصالِ ثواب کرنا صحابہ کرامؓ اور حضورِ اکرم ﷺ کی مشترکہ سنت ہے جیسا کہ قربانی، حج بدل اور حضرت سعدؓ کا والدہ کے نام پر کنواں کھدوانا احادیثِ رسول ﷺ سے ثابت ہے۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ حضرت سعدؓ نے حضورِ اکرم نورِ مجسم ﷺ کی خدمت میں

عرض کی کہ وہ اپنی فوت شدہ والدہ کے ایصالِ ثواب کے لئے کونسا کارِ خیر کریں تو آقائے دو جہاں ﷺ نے اہلِ مدینہ کے لئے کنواں کھدوانے کا مشورہ دیا تو حضرت سعدؓ نے ایسا ہی کیا۔ پھر حضورِ اکرم ﷺ اس کنویں پر تشریف لے گئے، خصوصی دعا فرمائی اور پانی بھی نوش فرمایا۔ جس سے ثابت ہوا کہ اپنے فوت شدگان کے ایصالِ ثواب کیلئے اُن کے ورثا، متعلقین اور صاحبانِ نسبت صدقہ جاریہ کے امور کا اہتمام کرسکتے ہیں۔

مقاماتِ اہلِ قبور (9)

اہلِ قبور کے مقامات برحق ہیں اور کشف القبور کا مسلہ حقیقت پر مبنی ہے

پھر آپؒ نے میاں محمد بخشؒ کا یہ شعر پڑھا۔

قبر میری جے پنجنی ہوندی تے خلقت گلاں کردی
ڈھاڈے کول محمد بخشا جند نمانی ڈر دی

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ کراماتِ اولیائے کرام قرآن واحادیث سے معلوم ہوتے ہیں اور اولیائے کرام کی شان کے بارے میں متعدد آیات واحادیث شاہد ہیں۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

اَلَآ اِنَّ اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ (یونس:62)

ترجمہ: خبردار! بے شک اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمناک ہونگے۔

فرمانِ رسالت ﷺ

لَا يَشۡقٰى جَلِيۡسُهُمۡ (الحدیث)

ترجمہ: ان کی صحبت میں بیٹھنے والا کوئی شقی اور بدبخت نہیں ہوتا۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ نے 90 لاکھ ہندوؤں کو مسلمان کرنے سے پہلے حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کے مزار شریف پر چالیس دن چلّہ کاٹا تھا اور خصوصی فیوض وبرکات سے بہرہ یاب ہوئے اور روانگی سے پہلے یہ شعر پڑھا۔

گنج بخش فیضِ عالم، مظہرِ نورِ خدا   ناقصاں را پیر کامل، کاملاں را رہنما

اخلاصِ نیت (10)

ہر نیک کام سے مقصود صرف اللہ کی رضا ہونی چاہیے، جو اپنی نیکی کے ڈنکے بجانے کی فکر میں رہتے ہیں وہ ناسمجھ اور بے وقوف ہیں۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ ہر عملِ خیر سے مقصود رضائے الٰہی ہے حتیٰ کہ ذوق ووجد کے حصول کے لئے ذکر فکر کرنا بھی کم ظرفی وکم فہمی ہے۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ کسی امرِ خیر کو مخلوق میں مشتہر فرما دے تو یہ اور بات ہے اس مقصد کے لیے صوفی باصفا کو چنداں چارہ کرنا ضروری نہیں۔ اپنی نیکی کے ڈنکے بجیں نہ بجیں رضائے الٰہی کی سند ضرور ملنی چاہیے۔ تو اخلاص ہر نیک عمل کی بنیاد ہونا چاہیے دکھاوا اور ریاکاری درویش کو زیب نہیں دیتی۔ پھر حضرت صاحب نے یہ شعر پڑھا:

جن کا عمل ہے بے غرض ان کی جزا کچھ اور ہے
حور و خیام سے گزر بادہ وجام سے گزر

اہل اللہ اور بھکاری میں تمیز (11)

جہلا کے نزدیک ولایت بھوکے ننگے ہو کر رہنے کا نام ہے۔ حالانکہ بڑے بڑے اہل اللہ صاحبِ ثروت اور صاحبِ جاہ وحشمت ہوئے ہیں۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ جہلا یہ خیال کرتے ہیں کہ ناگوں کی قبر پر میلہ لگانا چاہیے حالانکہ اگر وقت کا امام اور غوث کار پر بیٹھ کر سفر کرتا ہے تو یہ شرعاً عیب اور کم درجہ ہونا نہیں ہوتا۔ پھر آپؒ نے مثال دیتے ہوئے بتایا کہ حضرت امام ابو یوسفؒ (فقہ حنفیہ کے عظیم امام اور پیشوا) جو دین اور شریعت میں اس دور میں امام کا درجہ رکھتے ہیں ان کی قبر سے تقریباً 200 فٹ پر حضرت امام موسیٰ کاظمؒ کا مزار ہے جہاں حضرتؒ فرماتے ہیں کہ حاضری کے دوران میں نے دیکھا تقریباً دس ہزار افراد کا ہجوم تھا اور فقہ کے امام کا مزار ہجوم سے خالی تھا اسی طرح عراق کی جامع مسجد کے ایک حجرہ کے اندر امام اعظم ابوحنیفہؒ کی قبر

انور پر ہرگز کوئی رش نہیں تھا لیکن اس گولائی مائل گنبد والی مسجد اور مدرسہ حنفیہ میں 200 طلباء دینِ اسلام کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس مسجد کے مؤذن نے مجھے بتایا کہ وہ سلسلہ نقشبندیہ سے تعلق رکھتا ہے۔

لہذا قبر پر بڑا میلہ لگنا بڑا ہونے اور زائرین کا رش نہ ہونا کم تر اور ادنیٰ ہونے کی ہرگز دلیل نہیں کیونکہ ایک لاکھ سے زیادہ نبیوںؑ کی قبریں اس روئے زمین پر موجود ہیں جن کا علم بھی نہیں ہے چند ایک انبیاءؑ کی قبروں پر مخلوق کا آنا جانا ہے حالانکہ ان کا مرتبہ اور مقام اللہ کی بارگاہ میں مسلمہ حقیقت ہے۔

(12) شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا بے مثل مقام

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (باذن اللہ) آج بھی فیوض و برکات تقسیم فرماتے ہیں اور زمانے کے بڑے بڑے امام آپؒ کی نگاہِ ولایت کے فیض یافتہ ہوتے ہیں یہ بالکل درست اور صحیح ہے۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ جب مجھے حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ المعروف غوث الاعظمؒ کے مزار شریف پہ حاضری کا موقعہ نصیب ہوا تو میں نے عرض کی حضور آپؒ کی خدمت میں آیا ہوں آقائے دوجہاں ﷺ کے دین کی خدمت کی توفیق حاصل ہونے کے لئے آپ اللہ کے حضور میرے لئے دعا فرمائیں کیونکہ بہت دور سے چل کر آیا ہوں۔ تو فرماتے ہیں اُس رات خواب میں آپؒ کی زیارت ہوئی کہ آپؒ فرما رہے تھے۔

''ہم تمہیں ایک زبردست اللہ کا ولی بنا کر چھوڑیں گے۔''

حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ غوث الاعظمؒ نے سیاہ عمامہ باندھ رکھا تھا تو میں نے خواب میں عرض کی حضور اللہ کے فضل کا جو پیالہ آپؒ نے پیا ہے وہ مجھے بھی پلائیں تو آپؒ نے خواب میں فرمایا:

''کہ وہ پیالہ بھی تمہیں پلا کے چھوڑوں گا''

پھر مجھے قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا:

''کہ مجھے مجدد الف ثانیؒ اور غوثِ اعظمؒ دونوں سے بہت زیادہ محبت ہے کم اور

زیادہ کا فرق نہیں۔ ساتھ ہی قبلہ حضرت صاحب نے عظیم المرتبت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلویؒ کا ایک واقعہ سنایا کہ کسی نے اعلیٰ حضرتؒ سے پوچھا کہ آپ کو غوثِ اعظمؒ سے زیادہ محبت ہے یا امام اعظم ابوحنیفہؒ سے۔ تو آپؒ نے فرمایا یہ دونوں بزرگ میری آنکھیں ہیں۔

پھر کسی نے وضاحت پوچھی کہ دائیں آنکھ کون ہے؟ اور بائیں آنکھ کون؟ تو آپؒ نے کمال فراستِ ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جواب دیا کہ

''دونوں بزرگ میری دائیں آنکھیں ہیں۔''

(13) صحبتِ اولیاء کا وظیفہ

اللہ والوں کے پاس بیٹھ کر کثرت سے درود پڑھنا چاہیے۔ حضرت سیدنا ابوہریرہؓ نے بصرہ کی ایک جماعت کو شام کی مسجد میں اپنی طرف سے دو نفل پڑھنے کی درخواست کی تھی جس سے ایصالِ ثواب کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھ کر درود شریف کثرت سے پڑھنا چاہیے اور دل کے وسوسات کو کنٹرول میں رکھنا چاہیے کیونکہ اہل اللہ کی نگاہیں دلوں پر ہوتی ہیں اور علماء کی صحبت میں بیٹھ کر اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھنا چاہیے۔ کیونکہ علماء کی صحبت میں تہذیب و تمدن اور ظاہری ادب و آداب ملحوظ رکھنا زیادہ مفید رہتا ہے۔

(14) خدمتِ دین عظیم سعادت

دین کی خدمت کرنا بہت بڑی سعادت ہے لیکن کسی عمل میں دکھاوا نہ ہونا چاہیے اگر ایسا ہو جائے تو فوراً توبہ کر لینی چاہیے۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ خدمتِ دین کے کسی پروگرام میں دکھاوا اور ریا کاری نہیں

آنی چاہیے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ دلوں کے اندر چھپے ہوئے تقویٰ اور اخلاص کو دیکھتا ہے۔ اور پھر قبلہ حضرت صاحبؒ نے بابا بلھے شاہؒ کا یہ شعر بھی پڑھا:

بلھے نوں لوکی متی دیندے بلھیا جا بے وچ مسیتی
وچ مسیتاں دے کی ہوندا جے دلوں نماز نہ نیتی

(15) اصلاحِ قلب اور درستگیٔ نماز

اپنے قلب کی اصلاح بہترین وظیفہ ہے۔ نماز کے ارکان کی درست بجا آوری اور وضو کی درستگی لازم پکڑنا ضروری ہے۔ نماز میں تلفظات کی درستگی اور ترجمہ ومفہوم ذہن میں رکھنا وسوسات کا بہترین علاج ہے۔ نماز تو کائنات کے بادشاہِ مطلق کی بارگاہ میں حاضری کا نام ہے۔ نماز میں قرأت کی آواز نمازی کے کانوں تک آنی ضروری ہے۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ دنیا میں بہترین عمل اپنی نماز کی اصلاح کرنا اور ایسی نماز پڑھنا کہ جس میں کوئی وسوسہ اللہ کے قرب اور تصور سے دور نہ کرے۔ پھر آپؒ نے فرمایا ایک دفعہ کسی صحابیؓ نے جلدی جلدی نماز پڑھی تو حضور ﷺ نے اسے بڑے اہتمام کے ساتھ تمام قواعد وشرائط کی رعایت کرتے ہوئے نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔

آپؒ نے یہ بھی فرمایا کہ اپنے طریقت کے ساتھیوں کو درست طریقے سے وضو کرنے اور نماز پڑھنے کا طریقہ بار بار سکھایا کرو۔ مزید آپؒ نے امامِ ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ارشادات کا بھی ذکر کیا کہ جو یکسوئی سے نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے تفکرات سے نجات دیتا ہے۔ نیز مجدد الف ثانیؒ نے نماز کے ہر کلمہ کو ترجمہ کے ساتھ ذہن نشین کرنے، اس کی حقیقی روح پیشِ نظر رکھنے اور بھرپور خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔

(16) پنجگانہ نماز و قرأتِ قرآن

پنجگانہ نماز میں تلاوت مختصر کریں اور نوافل وغیرہ میں طویل قراءت بہتر ہے۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ دورانِ نماز اپنے تلفظات درست رکھنا اور آیات کے مفہوم کو اپنے اُوپر وارد کرنا اصل روحِ نماز ہے۔ جو لوگ نماز کے دوران کھیل کود کرتے رہتے ہیں۔ سستی اور بے ذوقی وبے زاری کا مظاہرہ کرتے ہیں انہیں پہلی فرصت میں اللہ والوں سے نماز سیکھنی چاہیے۔

(17) ادائیگیٔ نماز علماء سے سیکھنا

نماز کی مکمل ادائیگی کا طریقہ کسی بڑے عالمِ دین کے پاس بیٹھ کر سیکھنا ضروری ہے اور پھر دیگر اہلِ اسلام کو سکھانا بہت بڑی سعادت ہے۔ نیز حضرتؒ نے نماز کا طریقہ سکھایا اور آگے سکھانے کی تلقین فرمائی۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ بزرگانِ دین نوافل کی ادائیگی میں لمبی قرأت فرماتے تھے۔ کیونکہ یہ اضافی عبادت ہے۔ فرض یا واجب نہیں ہے۔ پھر آپؒ نے فرمایا کہ جب تکبیرِ تحریمہ کہو تو ہاتھوں کے انگوٹھے کو کانوں کی لَو تک لے جاؤ اور ناف کے نیچے ہاتھ باندھ کر اللہ کے آگے بچھ جاؤ اور یوں قرأت کرو جیسے اپنے مالک وخالق کو قرآن سنا رہے ہو اور یوں رکوع وسجود کرو جیسے تمہارا سراس مالک کی آغوشِ کرم میں چلا گیا ہے۔ سجدے میں دونوں ہاتھ، ناک، پیشانی، دونوں گھٹنے اور پاؤں صحیح حالت میں زمین پہ ٹکاؤ۔ قومے، قعدے اور جلسے کو پورے طور پر ادا کرو۔

فرمایا گویا یوں نماز پڑھو جیسے کوئی زندگی کی آخری نماز پڑھتا ہے اور پھر ایسی نماز پڑھنے کے بعد آپؒ نے فرمایا کہ میرے لیے بھی دعا کیا کرنا کیونکہ میں تمہیں یہ طریقہ سکھا رہا ہوں۔

غلط نمازوں کی قضا کرنا (18)

بلوغت کے بعد سے لیکر جتنی نمازیں درست نہیں پڑھی گئیں ان کی قضا ضروری ہے۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ ہر مسلمان مرد اور عورت پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے جو کسی صورت قابل معافی نہیں ہے۔ پھر آپؒ نے فرمایا کہ دس سال کی عمر سے اگر بلوغت شروع ہوئی تو وہاں سے لے کر موجودہ دن تک جتنی نمازیں بے توجہی، لاپرواہی اور غلط طریقے سے پڑھی گئی ہوں ان کی قضا کرنا شروع کردو۔ یہ ضروری امر ہے۔

مصافحہ و معانقہ سنتِ مصطفیٰ ﷺ (19)

سلام اور دعا میں غیر مسلموں کی مشابہت اختیار کرنا انتہائی مکروہ فعل ہے۔ سنت طریقے سے مصافحہ اور معانقہ کرنا ضروری ہے۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ دورانِ سلام و دعا سینہ پر ہاتھ نہ رکھیں بے شک ہاتھ رکھنا اظہارِ محبت ہے کیونکہ یہ غیر مسلموں کی مشابہت ہے لہذا اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے ایک ہاتھ سے یا دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا یا فرطِ محبت سے کسی مسلمان بھائی کو گلے ملنا جائز اور درست ہے۔ کیونکہ یہ حدیثِ رسول ﷺ سے ثابت ہے۔

غلو عشق سے احتراز (20)

غلو محبت میں شعارِ دین کے مذاق کا سبب بنا درست نہیں۔ حضورِ اکرم ﷺ سے عشق کے طریقے علماء سے سیکھنے چاہئیں۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے اپنا چشم دید واقعہ بیان فرمایا جو مسجدِ نبوی شریف میں حاضری کے دوران پیش آیا آپ نے دو علماء کے نام لے کر بتایا کہ ایک صبح میں مسجد نبوی سے باہر آ رہا تھا کہ ایک عالمِ دین جنت البقیع شریف کی طرف جا رہے تھے سامنے سے ایک دوسرے بزرگ تشریف لائے جو اپنے علاقے کے مفتی ہیں۔ پہلے علامہ صاحب نے عقیدت و احترام کے ساتھ سینے پر ہاتھ کے ادب و آداب بجالانے کی کوشش کی تو مفتی صاحب نے ہاتھ جھڑک دیا۔ کیونکہ عالمِ عالم ہوتا ہے پھر مفتی صاحب نے مسنون طریقے سے مصافحہ اور معانقہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

مزید حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ بعض لوگ حضور ﷺ کے ساتھ عشق و محبت میں غلو سے کام لیتے ہیں۔ جس سے عوام الناس کی تعلیم و تربیت کا حق ادا نہیں ہوتا اور غیر مسلک والے بھی مذاق اڑاتے ہیں۔ لہذا اس سلسلے میں سلف صالحین کے طریقہ کو اپنانا زیادہ مفید ہے۔ آپؒ نے بطورِ خاص ذکر کیا کہ کسی شخص نے غلوِ محبت میں حضور ﷺ کی خدمت میں سلامِ عقیدت پیش کرتے ہوئے ایسے کلمات لکھ دیئے۔

"مدینے پاک کی بھنڈی توری کو سلام، مدینے پاک کے کیکر اور توت کو سلام، مدینے پاک کے خربوزوں اور تربوزوں کو سلام وغیرہ"

اسی طرح آپؒ نے فرمایا کہ ہمیشہ ایک رنگ کا عمامہ پہننا بھی خلافِ سنت ہے۔ اور ہر وقت عمامہ پہن کے رکھنا بھی سنت کے خلاف ہے۔

سنت و شریعت کا عالمِ ربانیؒ (21)

سنت و شریعت پر عمل کرنے کا صحیح طریقہ امامِ ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ نے سکھایا اور باقاعدہ اس پر عمل بھی کر کے دکھایا۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے بیان فرمایا کہ امامِ ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ نے سنت اور شریعت پر عمل کرنے کا حق ادا کیا اور شریعت و طریقت میں ایسی خوبصورت تطبیق فرمائی کہ ہر قسم کے شکوک و

شبہات کا ازالہ ہوگیا۔

(22) بلندیٔ درجات اور ادائیگی نماز

اہلِ اللہ میں سب سے بلند وہ ہے جس کی ادائیگی نماز سب سے درست ہے۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے سلسلۂ چشتیہ کے عظیم روحانی پیشوا اور عالم باعمل حضرت خواجہ قمرالدین سیالویؒ کا ذکر فرمایا آپؒ نے فرمایا کہ میں نے اپنی زندگی میں تمام علمائے حق میں سب سے کامل ترین نماز خواجہ قمرالدین سیالویؒ کو پڑھتے ہوئے پایا ہے۔ پھر آپؒ نے ذکر کیا کہ خواجہ صاحبؒ سفر میں بھی اپنے ساتھ دو تین ساتھی رکھتے تا کہ باجماعت نماز کا ثواب کسی طور پر ضائع نہ ہو۔ (یاد رہے خواجہ قمرالدین سیالویؒ مفسرِ قرآن، ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ کے پیرو مرشد ہیں)

(23) وضو میں انتہائی احتیاط

وضو کے پانی کا قطرہ مکروہِ تحریمی ہے اس سے بچنا ضروری ہے، وضو انتہائی احتیاط سے کرنا چاہیے نیز اہلِ اللہ ہمیشہ باجماعت نماز پڑھتے ہیں۔ ایسی نمازیں پڑھیں کہ کافر دیکھ کر مسلمان ہو جائیں۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ نماز بندہ مومن کی طرف سے اللہ کی بارگاہ میں بہترین تحفہ ہے اور اس کے لیے پہلی ضرورت طہارت اور پاکیزگی ہے جس کو فقہ کی زبان میں وضو کہا جاتا ہے جتنے اہتمام سے وضو کیا جائے گا اتنی ہی نماز میں بہتری پیدا ہوگی۔ آپؒ نے پھر خواجہ خواجگان حضرت خواجہ قمر الدین سیالویؒ کی مثال پیش کی کہ آپ کم و بیش آدھا گھنٹہ صرف نماز کی تیاری میں صرف فرماتے۔ چہرہ خوف زدہ ہوتا اور دورانِ نماز انتہائی عاجزی و انکساری آپ کے چہرہ سے عیاں ہوتی رکوع و سجود میں رقت کی کیفیت غالب ہوتی نیز فرمایا کہ اگر مسلمان ایسی نمازیں پڑھنا شروع کر دیں تو تمام کافر انہیں

دیکھ کر ہی مسلمان ہو جائیں۔

(24) فرائض کی بروقت ادائیگی اور ملامت

عبادات کی پابندی اور فرائض کی بروقت ادائیگی لازم پکڑیں۔ لوگوں کی ملامت کی ہرگز پرواہ نہ کریں۔ نماز میں کسی قسم کی غفلت اور سستی نہ کریں۔ فرائض کی ادائیگی کے بعد دعاؤں میں اہلِ نسبت کو ضرور شامل کریں۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے تاکید کے ساتھ یہ وصیت فرمائی کہ اپنی نماز کی درستگی کرو۔ کیونکہ یہ فرض ہے اور اللہ کی بارگاہ میں قبولیت والا ایک سجدہ بھی بخشش کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا پورے ادب و آداب کے ساتھ اپنی نمازیں ادا کرو۔ اگر لوگ مذاق بھی اڑائیں تو یہ سمجھو کہ میں نے تو اپنے یار کو راضی کرنا ہے۔ لوگوں کی چنداں پرواہ نہ کرو۔ کیونکہ کلمہ پڑھنے کے بعد بندہ مومن پر سب سے بڑا فرض پانچ وقت کی ادائیگیٔ نماز ہے۔

(25) دیدارِ مصطفیٰ ﷺ اور آستانۂ شیخ

خوش نصیب اللہ والوں کو حضور ﷺ کا دیدار ہوتا ہے اور مقربینِ بارگاہِ الٰہی بھی ان کے پاس آتے ہیں۔ مرشدِ برحق کا گھر (آستانہ) جنت کی گلی کی طرح ہے۔ اس کا ادب و احترام کرنے والے دونوں جہانوں میں بامراد ہوتے ہیں۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ فرمانے لگے کہ میری مسجد میں (جامع مسجد نقشبندیہ بی بلاک ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ) اللہ کے بزرگوں کا پھیرا ہوتا ہے حتی کہ خود آقائے دو جہاں نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی تشریف لاتے رہے ہیں۔ پھر آپؒ فرمانے لگے کہ ایک رات مجھے آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہوا تو اگلے دن صبح ٹھیک سات بجے کوئی درویش صورت شخص جو احوال سے ابدال معلوم ہوتا تھا میری مسجد میں آیا اور ایک

خاص جگہ پر کھڑا ہو کر اُس نیز زور سے زمین پر مکہ مارا اور کہنے لگا، لوگ جس کو تلاش کرتے پھرتے ہیں وہ آج رات یہاں آیا تھا۔

پھر حضرت صاحبؒ فرمانے لگے کہ شیخ کا آستانہ جنت کی گلی کی طرح ہے اور یہ مسجد اللہ کا گھر ہے بہشتی دروازہ کی طرح ہے یہاں پر سینکڑوں بار حضور ﷺ تشریف لائے ہیں اور میں اس جگہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے حکم اور تائید سے خدمت دین کا فریضہ سرانجام دے رہا ہوں۔ پھر فرمایا کہ آپ لوگوں نے بھی اس جگہ کا ادب کرنا ہے۔

نیز فرمایا کہ میری اہلیہ کو بھی متعدد بار آقائے دوجہاں ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ہے۔

دعا سے عمر کا بڑھنا (26)

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کسی بھی انسان کی عمر بڑھانے پر قادر ہے۔ اللہ والوں کی دعاؤں سے خیر و برکت والی عمر بڑھ جاتی ہے۔ جس کی بعض اوقات خبر بھی دے دی جاتی ہے جیسا کہ قبلہ حضرت صاحبؒ نے اپنی مثال پیش فرمائی۔ نیز فرمایا کہ زندگی اور موت کا مالک اللہ کریم ہے اس کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ جب میں سڈنی آسٹریلیا گیا تو مجھے یہ آواز آئی کہ تمہیں یہ زندگی ہم نے دی ہے اور ہمارے پاس یہ زندگی ایک امانت ہے۔

آپؒ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ایک دفعہ ہزاروں کے اجتماع میں ایک عقیدت مند شخص محمد بشیر ناظم کہنے لگ گیا کہ مجددی صاحب! آپ کی جو عمر اللہ کی بارگاہ سے طے شدہ تھی وہ کب کی ختم ہو چکی ہے اب باقی زندگی حضور ﷺ کی دعا سے ملی ہوئی ہے۔ آپؒ نے پھر یہ کہاوت بھی بولی۔ ’’زمین جنبش نہ جنبش گل محمد‘‘

حقیقی فقر کا راز (27)

نیت کو درست کرنا ہی اصل فقیری ہے۔ یہی وظیفۂ عشق ہے کہ غیروں کا

خیال چھوڑ دو۔ فضول گفتگو سے دل کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ ساری فقیری عشقِ الٰہی اور اتباعِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ غیروں کا خیال چھوڑ دینا اور فضول گفتگو سے پرہیز کرنا فقیر کی خاص علامت ہے۔

دل اب تو عشق کے سمندر میں ڈالا
توکلت علی اللہ تعالیٰ

بازاری اشیاء سے پرہیز (28)

شیخ کا ادب سیکھنا چاہیے اور ہر آنے والے کو فیض سے نواز دینا دانش مندی نہیں ہے کیونکہ بعض ناقدرے جلد ضائع کر دیتے ہیں جس پر بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ بازار کے کھانے کھانے سے دل کو نقصان ہوتا ہے۔ ضرورت کے وقت پیک شدہ کھانا استعمال کرنا چاہیے۔ جب صوفی اپنے مقصد سے مخلص ہو جائے اسی وقت اللہ کے ولیوں کی صف میں شامل ہو جاتا ہے۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ مجھے تاجدار آلو مہار شریف حضرت صاحبزادہ پیر سید فیض الحسن شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے خاص طور پر منع فرمایا کہ ہر آنے والے کو بہت زیادہ فیض نہ دو۔ ورنہ لوگ پاگل ہو جائیں گے کیونکہ جن لوگوں کو تم نے خاص طور پر فیض دیا ہے وہ آگے ولی بنانے میں مصروف ہو گئے ہیں! اور اصل مشن سے توجہ کم ہو گئی ہے پھر آپؒ نے خاص طور پر بازاری چیزیں کھانے سے پرہیز کرنا لازم قرار دیا۔ کیونکہ حریص اور للچائی ہوئی نظریں ان پر پڑتی رہتی ہیں پھر بعض کھانا پکانے والے بھی غیر محتاط لوگ ہوتے ہیں۔ ایسے کھانے کھانے سے دل کی حالت بگڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

متوازن غذا اور دین (29)

اپنی غذا کا خاص خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ جس سے جسمانی توانائی

بحال رہتی ہے۔خوب نیک کام کرو لیکن صرف دین کے لئے نہ کہ نفس کے لئے۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے خاص طور پر روح کی غذا کے ساتھ ساتھ جسم کی غذا کو متوازن رکھنا اور صاف ستھرا و پاکیزہ کھانا کھانے کی خاص طور پر تاکید فرمائی کیونکہ صحت مند اور توانا مومن جسمانی طور پر کمزور مومن سے بہتر ہے۔

(30) پاکیزہ محافل میں پاکیزہ ارواح کی آمد

اگر خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہو یا کوئی نیک بشارت ملے تو اٹھ کر شور نہیں مچا دینا چاہیے اس سے سخت نقصان ہوتا ہے۔نیز پاکیزہ ارواح نیک مجالس اور خطباتِ جمعہ شریف میں جلوہ نمائی فرماتی ہیں جہاں ان کے چاہنے والے محبین ہوتے ہیں۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے ایک نابینا حافظ کا ذکر کیا جو محلہ منہاس پورہ گوجرانوالہ میں رہتا تھا اور آپؒ کے عقیدت مندوں میں شامل تھا۔ایک روز نمازِ جمعہ کے دوران جبکہ حضرت صاحب کی مسجد میں خطبہ جمعہ سن رہا تھا اس نے اچانک شور مچانا شروع کر دیا کہ لوگو! آنکھیں کھول کر دیکھو حضور علیہ الصلوۃ والسلام تشریف لائے ہیں۔اس کے بعد آپ نے میرے دادا مرشد اور اپنے پیرو مرشد خواجہ خواجگان ،خواجہ صوفی محمد علی رحمتہ اللہ علیہ کے ایک مرید صوفی شیخ معراج دین کا ذکر کیا جن کو ان کے پیرو مرشد نے تہجد کے وقت مسجد نبوی شریف میں جاگتے ہوئے تہجد کی نماز پڑھائی۔حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے دیدار سے مشرف فرمایا لیکن صبح ہوتے ہی اس نے گلیوں اور بازاروں میں اپنے پیر کی کرامت ڈھنڈورا پیٹنا شروع کر دیا۔جس سے بڑے حضرت صاحبؒ ناراض ہوئے۔

پھر فرمایا کہ صوفی شیخ معراج دین کو خواجہ صوفی محمد علی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے وصال کے بعد خواب میں یہ حکم صادر فرمایا کہ تم نماز جمعہ جامع مسجد نقشبندیہ،ماڈل ٹاؤن، گوجرانوالہ میں باقاعدگی سے ادا کیا

کرو۔کیونکہ میں خود بھی جمعہ وہی پڑھتا ہوں۔

(31) طلبِ ذوق شرک ہے

اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہے اور غفلت گناہ ہے۔بیٹا غفلت سے ہر حال میں بچو۔کسی صورت بھی نماز سے غفلت نہ کرو،ذوق آئے نہ آئے فرائض کی ادائیگی لازم پکڑیں۔ذوق کا طلب کرنا بھی غیر کی طلب ہے۔حضرت امامِ ربانیؒ نے فرمایا ،جہاں خدا ہے وہاں یہ چیزیں نہیں ہیں کیونکہ وہ رنگوں اور جہتوں سے پاک ہے۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ فرائض کی ادائیگی میں کبھی کسی رکاوٹ کو حائل نہ ہونے دینا۔اگر کوئی چیز رکاوٹ بنے تو اس کی پرواہ نہ کرنا۔اور فرائض کی ادائیگی ہر حال میں بجالاتے رہنا۔جو لوگ صرف وجد وحال اور ذوق کو تلاش کرتے رہتے ہیں وہ بھی غیر کی طلب میں پھنسے ہوئے ہیں۔کیونکہ مجدد پاکؒ کا بھی یہی مسلک ہے۔پھر آپؒ نے یہ شعر پڑھا:

جہاں رہتے ہیں ہم بیدمؔ نہ ویرانہ نہ بستی ہے
نہ چالاکی نہ ہوشیاری نہ مہ خانہ نہ مستی ہے

(32) سفر وسیلہ ظفر

تبلیغ کی نیت سے سفر کرنا مبارک ہے نیز اہلِ اللہ کو اللہ تعالیٰ اصلاحِ نیت کی توفیق دیتے ہیں اور آنے والے معاملات سے بھی آگاہ فرماتے ہیں۔

بعض اوقات ان کو حیات وممات کا علم بھی دے دیا جاتا ہے۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ جب میں علاج کے لیے سڈنی جارہا تھا تو مجھے کئی احباب الوداع کہنے آئے تھے اور جب ہمارا جہاز بنکاک میں جا کر رکا تو دوران اونگھ آواز آئی کہ شفا وہاں نہیں ہے تبلیغ کی نیت درست کرلیں۔پھر حضرت صاحبؒ نے بابا فریدالدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کا یہ شعر

پڑھا:

اٹھ فریدا ستیا تے جھاڑو دے مسیت
توں سُتا رب جاگدا تیری ڈاھڈے نال پریت

(33) بارگاہِ رسالت مآب ﷺ سے تعیناتی

آپؒ نے فرمایا کہ مجھے گوجرانوالہ میں خدمتِ دین کے لئے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ سے تعینات کیا گیا ہے اور میرے معاملات میں آقائے دو جہاں ﷺ کی خصوصی دستگیری شامل ہے۔ بیرونی ممالک کے تبلیغی دورے بھی باطنی حکم اور اشارے کے باعث روبہ عمل ہوئے۔ پھر آپؒ نے بابا غلام فریدؒ کا یہ شعر پڑھا:

اٹھ فریدا ستیا تے خلقت ویکھن جا
جد کوئی بخشیا مل جاوے تے توں وی بخشیا جا

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ مجھے خواب میں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی جبکہ میں آسٹریلیا میں تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمانے لگے کہ واپس پاکستان اپنی مسجد میں پہنچو۔

میں نے عرض کی کہ حضور ﷺ میں سب سے زیادہ گناہ گار ہوں شاید میری بیماری میرے گناہوں کی سزا ہے۔

پھر قبلہ حضرت صاحبؒ نے مجھے فرمایا کہ ہم کتابوں میں پڑھتے تھے کہ فلاں بزرگ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے حکم ہوا کہ فلاں جگہ جاؤ اور دین اسلام کا کام کرو۔ پھر آپؒ فرمانے لگے کہ ہمارے ساتھ بھی یہی معاملہ پیش آیا ہے۔

(34) تکالیف و آلام ذریعہ بلندیٔ درجات

تکالیف، مصائب اور بیماری سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور درجات کی بلندی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے مخلص بندوں کی آزمائش بھی فرماتے ہیں۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ اللہ کی بارگاہ میں درجات عبادت اور تکالیف سے بلند ہوتے ہیں اور میرے ساتھ دونوں معاملے پیش آئے ہیں۔ آپؒ نے فرمایا کہ اللہ کی رضا پر راضی رہنا یہی بندہ مومن کا شیوہ ہے۔

(35) قطب الارشاد ہونے کا اظہار

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے بندۂ مومن کو مختلف درجات و مقامات حاصل ہوتے ہیں جن میں اولیاء، خاشعون، عباد الرحمٰن، مھتدون، ذاکرون، قانتون محسنون اور صادقون وغیرھم شامل ہیں۔ اللہ رب العالمین نے بندۂ ناچیز کو ''قطب الارشاد'' کا مقام عطا فرمایا ہے۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی بارگاہ سے قطب الارشاد'' کے فرائض منصبی سونپے ہیں۔ نوٹ: راقم الحروف کو اس واقعہ سے تقریباً ایک سال پہلے دربار عالیہ حضرت خواجہ رکن الدین رحمتہ اللہ علیہ پر ذکر کے دوران واضح طور پہ آواز سنائی دی کہ آپ کے پیرومرشد کو جہاں والوں کے لیے قطب الاقطاب کا منصب عطا کر دیا گیا ہے میں نے اسی وقت قبلہ حضرت صاحب کو اپنے اس حال سے آگاہ کیا جبکہ مولانا مفتی نصرت اللہ مجددی اور مہر محمد ارشد مجددی بھی وہاں موجود تھے۔ تو میری بات سن کر قبلہ حضرت صاحبؒ نے اس کی تائید و توثیق فرمائی۔

(36) صبح و شام طریقۂ حصار

صبح و شام اپنا حصار کیا کرو۔اول و آخر درود شریف ،آخری دونوں قل ،آیت الکرسی اور تیسرا کلمہ ۱۱،۱۱ بار باقاعدگی سے صبح سورج نکلنے سے پہلے اور شام سورج غروب ہونے سے پہلے لازمی پڑھا کرو نیز آپؒ نے حسد سے بچنے کی خصوصی تلقین فرمائی اور ایک لمبا سانس لے کر پھر آپؒ نے میاں محمد بخشؒ کا یہ شعر بھی پڑھا:

سدا بہار دیویں ایس باغے تے کدی خزاں نہ آوے
ہون فیض ہزاراں تائیں تے ہر بھکھا پھل کھاوے

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے اپنی زبان کو ذکر سے تر رکھنے اور اپنی سانسوں کو اللہ کے ذکر سے آباد رکھنے کا حکم دیا اور اپنے قریب بیٹھے ہوئے محمد اکرم چوہان ایڈووکیٹ صاحب کو فرمایا کہ چوہان صاحب پانچ نمازیں ہرگز نہ چھوڑیں۔

(37) نفسِ مطمئنہ و تزکیہ کا مقام

محبوب وہ ہے جس کو وہ محبوب رکھے۔ہمیں یہ دعویٰ نہیں ہے۔الحمد اللہ تزکیہ کے مقام پر فائز ہوں اور میرا نفس، نفسِ مطمئنہ ہے۔یہ سچّی اور درست باتیں ہیں۔پھر آپؒ نے بابا بلھے شاہؒ کا یہ شعر پڑھا:

چل بلھیا ہون اوتھے چلیے جتھے سارے ہون انّھے
نہ کوئی ساڈھی ذات پچھانے تے نہ کوئی سانوں منّے

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے تزکیۂ نفس اور تصفیۂ باطن کرنے کا حکم دیا اور اپنے نفس کو نفس مطمئنہ تک فوراً لے جانے کی تلقین کی۔

(38) تعویز گنڈھوں کی کمائی

تعویز دھاگوں کی کمائی مستحسن نہیں ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے تاکید کے ساتھ فرمایا کہ تعویز دھاگوں کی کمائی چھوڑ دینی چاہئے۔اور تعویز گنڈھوں کے عوض پیسے لینا درست نہیں ہے۔

(39) غیرتِ حق تعالیٰ اور سیدنا ابراھیمؑ

اللہ تعالیٰ بڑی غیرت والا ہے وہ محبت میں غیر کی شرکت کو پسند نہیں کرتا۔حضرت ابراہیمؑ محبت کے اس امتحان میں کامیاب و کامران ہوئے۔راہِ حق میں قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔پھر آپؒ نے اقبالؒ کا یہ شعر پڑھا:

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

نیز آپؒ نے فرمایا کہ فقراء میں ایک ملامتی گروہ ہے جو اپنے آپ کو گالیاں دلوانا روا جانتا ہے۔پھر آپؒ نے بابا بلھے شاہ کا یہ شعر پڑھا:

بلھیا لوکی تینوں کافر آکھدے
توں آہو آہو آکھ

مزید آپؒ نے اپنے خلفاء کے لئے ایک سال کے لئے مٹھائی کھانے پر پابندی بھی لگائی اور فرمایا اگر روحانی فائدہ ہو تو پھر اسے ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیں۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ یوں کہنا چاہئے اے اللہ مجھے صرف تمہارے ساتھ ہی محبت

ہے یہ نہیں کہنا چاہئے کہ اے اللہ مجھے تمہارے ساتھ بھی محبت ہے کیونکہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جس بیٹے کے ساتھ محبت کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے گلے پر چھری پھیر دینے کا حکم دے دیا یعنی جو حق تعالیٰ کی محبت میں کمی واقع ہونے کا سبب بنے اس محبت کو ترک کر دینا چاہئے اور جو اس کی محبت میں اضافے کا سبب بنے اس کو قائم رکھنا چاہئے پھر آپؒ نے یہ حدیث شریف پڑھی۔

اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَ الْبُغْضُ لِلّٰہِ (مسلم)

ترجمہ: (تمہاری) محبت بھی صرف اللہ کے لیے اور دشمنی بھی صرف اللہ کے لیے ہونی چاہیے۔

(40) سلوک کی عملی تعلیم کی ضرورت

آخر میں قبلہ عالمؒ نے ارشاد فرمایا کہ سلوک کی عملی تعلیم دیں۔ خالی باتیں نہ کریں۔ اگر عبادات کی بجا آوری کے راستے میں کوئی رکاوٹ آئے تو خندہ پیشانی سے سامنا کرنا چاہیے اور صبر سے کام لینا چاہیے۔ اللہ والوں کے پاس جا کر دنیا کی بجائے دین اور اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی محبت وعشق طلب کرنا چاہیے۔ یہی ہمیشہ رہنے والا خزانہ ہے۔

وضاحت

قبلہ حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ کسی بے وقوف نے مجھے آ کر بتایا کہ مولانا عبدالحمید فضلی شیر گڑھ والے سے کسی شخص نے ذکر لیا تھا اور پھر اُس کا کاروبار خراب ہو گیا تو اُس بدنصیب نے کہا کہ جب سے فضلی صاحب کی بیعت کی ہے کاروبار خراب ہو گیا ہے۔ تو میں نے سختی سے کہا خبردار! ''توبہ کرو'' کیونکہ اللہ والوں کے پاس اللہ اور اللہ کے پیاروں کی محبت ہوتی ہے دنیا کی خرابی انسان کے اپنے اعمال بد کا نتیجہ ہے۔

پھر آپؒ نے گوجرانوالہ کے کچے دروازے کے ایک سیٹھ کا ذکر کیا جو خواجہ خواجگان حضرت خواجہ صوفی محمد علی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میرے لائق کوئی حکم ہو میرے پیر و مرشدؒ نے فرمایا کہ مسجد اور مدرسہ موجود ہے تم اس کی خدمت کرو تو اس نے دنیا کے روپے پیسے کا مطالبہ کیا جس پر قبلہ خواجہ صاحبؒ نے فرمایا تم اللہ اللہ کیا کرو جبکہ وہ سیٹھ مال و دولت میں اضافے کا مطالبہ کرتا رہا جس

سے بابا جی ناراض ہو گئے اور غصہ سے فرمایا چل خبیث بھاگ جا تو دنیا دار بدنصیب ہے۔

پھر بندہ ناچیز (راقم الحروف) قبلہ عالمؒ سے اجازت لے کر واپس آ گیا۔

نہ پوچھو ان اللہ والوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
یدِ بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں